12637- عیسی علیہ السلام کے بارہ میں قرآن مجید کی خبر کے متعلق شبہ کے متعلق !!

سوال

آپ غیر مسلموں سے کیسے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ عیسی علیہ السلام کے بارہ میں جو کچھ تمہاری کتاب میں ہے اس کی تصدیق کریں، اوران اللہ تعالی کا بیٹا ہونے کا انکار کیسے ہے حالانکہ کتاب مقدس اس کی خبر دیتی ہے ؟

پسندیدہ جواب

شائد ہمیں یہاں یہ بات دہرانی پڑھ رہی ہے کہ : ہم اس پر متنبہ کرتے ہیں کہ جن انجیلوں یا کتاب مقدس کے متعلق ہم بات کررہے ہیں اور جو لوگوں کے پاس آج موجود ہے وہ اس کے علاوہ اور چیز ہے جو اللہ تعالی کی جانب سے اپنے بندے اور رسول عیسی بن مریم علیہ السلام پر نازل کی تھی، وہ جو اللہ تعالی کی جانب سے نازل کی گئی ہے جب کوئی اس کے ساتھ کفر کرے یا اس میں سے کچھ کا کفر کرے تو کسی ایک کا بھی ایمان صحیح نہیں ہوسکتا، اور اس پر سوال نمبر (47516) کے جواب میں تنبیہ کی جاچکی ہے .

اس کے علاوہ یہ اور حکمت بالغہ کی بنا پر ابھی تک ہاتھوں کی تحریف اور زبان کی کجی اس کتاب سے کھیل رہی ہے، اور زمانہ قدیم سے اس کے ساتھ زمانے کی ہیر پھیر اور حوادث ایام اس پر زیادتی کررہے ہیں حتی کہ یہ اصلی اور الہی کتاب ضائع ہوچکی اور لوگوں کے ہاتھوں سے ختم ہوچکی ہے، اور اس وقت لوگوں کے ہاتھوں میں صرف وہی چیز ہے جو تثلیث اور شرک کے اندھیروں کا ملغوبہ ہے اور توحید کی چمک بھی ہے. اس میں جھوٹ اور تحریف ایک زمانے سے دوسرے زمانے تک چل رہا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ صدق اور انبیاء کے علم کے آثار بھی ہیں .

مسلسل کھیل اور لمبی مدت کی وجہ سے یہ بہت مشکل بلکہ مستحیل ہے کہ کوئی شخص اس کتاب میں سے کسی چیز کو قطعی جھوٹ یا قطعی سچ کہے لیکن جب اس سے قبل حق کی تصدیق کرنے والی اور جو اس کے سامنے تصدیق کرنے والی اس کتاب پر پیش کیا جائے. جس کا نور الہی جہالت اور خواہشات کے ساتھ نہیں ملا، اور نہ اس کا خالص سچ کسی جھوٹ یا کسی غلطی کے ساتھ خلط ملط ہوا ہے اور یہ کتاب قرآن کریم کے علاوہ کوئی اور نہیں ہوسکتی جس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالی نے خود لے رکھا ہے .

جیسا کہ اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

.{ہم نے ہی قرآن نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کے محافظ ہیں}.الحجر (9)

اس قوم کے ایک بڑے راہنما اور کتاب مقدس کا دفاع کرنے والے نورٹن نے جرمنی کے کچھ لوگوں کے کتاب مقدس پر اعتراضات سے کتاب مقدس کا دفاع کرنے کی کوشش کی تو وہ یہ اعتراف کرنے پر مجبور ہوا کہ اس دور میں جھوٹ سے سچ کو پہچاننا بہت مشکل ہے !!

اور یہاں سے ہم سوال کے موضوع کی طرف منتقل ہو کر کہتے ہیں :

جو کوئی شخص بھی قرآن مجید پر ایمان نہ لائے اس کے لئے کوئی ایسی صحیح کتاب نہیں جس پر وہ ایمان لائے، اور جو کوئی بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت وسچائی اور دین اسلام کی صحت میں طعن کرے اس کے لیے یہ ممکن نہیں کہ وہ اپنے اس دین کے صحیح ہونے کی کوئی دلیل دے سکے جس دین پر وہ کاربند ہے .

اس کی وجہ یہ ہے کہ : نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی نبوت کے متعلق جو کچھ بتایا ہے جو شخص بھی اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اوران پر آسمان سے نازل کردہ وحی پر طعن کرے حالانکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر کئی ایک ایسے معجزے ظاہر ہوئے جوان کے قول کی سچائی پر دلالت کرتے ہیں، اوروہ پوری زندگی اپنے دشمنوں کوکتاب اللہ جوان کے رب کی وحی کی طرف منسوب کی جاتی ہے کے ساتھ چیلنج کرتے رہے کہ وہ اس کتاب کی طرح یااس میں سے کچھ حصہ کی طرح ہی بنالائیں، بلکہ سب انسانوں اورجنوں کویہ چیلنج کیا کہ وہ سب جمع ہوکرایک دوسرے کی مدد کرکے اس قرآن کی طرح لے آئیں.

فرمان باری تعالی ہے :

.{کہہ دیجئے کہ اگر تمام انسان اور کل جنات مل کر اس قرآن کی مثل لانا چاہیں توان سب سے اس کے مثل لانا ممکن نہیں ہے گووہ آپس میں ایک دوسرے کے مددگار بھی بن جائیں}.
الاسراء (88)

اتنی مدت اورایام گزرنے جانے کے باوجود آج تک یہ نہیں ہوسکا اورنہ ہی کوئی اس کی مثل لاسکا ہے، باوجوداس کے کہ دشمنان اسلام نے اس کی بہت مخالفت کی اوریہ تمنا رہی ہے کہ اس کا جھوٹ ثابت کرسکیں، لیکن کہاں اورکیسے، یہ کبھی نہیں ہوسکتا!!

پھر اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی دشمنوں کے خلاف فتح حاصل کرکے منصور رہے اوریہ کافر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حجت اوردلیل کو باطل نہیں کرسکے، اورنہ ہی آج تک وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر میں کوئی جھوٹ پاسکے ہیں، اگرچہ وہ لوگوں سے بات چیت ہی کیوں نہ ہواس میں کوئی جھوٹ نہیں پاسکے چہ جائیکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اس رب پر جھوٹ بولیتے جس نے انہیں رسول بنا کر مبعوث فرمایا.

افسوس کہ جب وہ اس سب کچھ میں طعن وتشنیع کرتے ہیں توپھر ان کے اس "الہام" کے صحیح ہونے کی دلیل کہاں ہے جس پر وہ اعتماد کرکے اپنی کتابوں کی تصدیق کرتے ہیں، باوجوداس کے کہ وہ یہ دعوی نہیں کرتے کہ یہ سب انجیلیں عیسی علیہ پر نازل ہوئی یا پھرانہوں نے لکھیں یا لکھوائی ہوں یا پھر ان کی زندگی میں ہی لکھی گئی ہیں!!

یہ اوراس کے ساتھ یہ بھی کہ ان چاروں انجیلوں کے لکھنے والوں کی شخصیت کے بارہ میں کوئی حقیقی دلیل بھی نہیں ملتی کہ وہ کون تھے اوران کی سیرت اورزندگی کیسی تھی، اورجوکچھ انہوں نے لکھا کیا وہ وحی الہی تھا یا کہ الہام جیسا کہ وہ کہتے ہیں، یاپھر یہ ان کے افکار کی اختراع اوران کے شیطانوں کی طرف سے وحی تھی.

کتاب مقدس کا ایک بہت بڑا مفسر ھاورن کہتا ہے :

(جب یہ کہا جائے کہ کتب مقدسہ اللہ کی جانب سے وحی کردہ ہیں تواس سے یہ مراد نہیں کہ ہر لفظ اورساری عبارت اللہ کی طرف سے الہام کردہ ہے، بلکہ مصنفین کی بات چیت کے اختلاف اوران کے بیانات مختلف ہونے سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں اجازت تھیں (؟!) [یعنی ان کے لیے اس کی اجازت تھی [کہ وہ اپنی طبعیت اورعادات اورمفہوم کے مطابق لکھیں اوریہ خیال نہیں کیا جاسکتا کہ وہ ہر معاملہ جسے بیان کیا وہ انہیں الہام کیا گیا تھا یا ہر حکم جووہ دے رہے ہیں وہ الہام کردہ تھا).

برطانوی دائرۃ المعارف نے اس الہام کے متعلق علماء نصاری اوران کے باحثین کے اختلاف کی طرف اشارہ کیا ہے :

کہ آیا کیا سب کتاب مقدس میں جوکچھ درج ہے وہ الہامی ہے کہ نہیں؟ پھر اس میں ہی ایک جگہ (20/19) میں اس پر تعلیق چڑھاتے ہوئے کہتے ہیں :

(وہ لوگ جویہ کہتے ہیں کہ اس میں درج ہر قول الہامی ہے، وہ اپنے اس دعوی کو آسانی اورسھولت سے ثابت کرنے پر قادر نہیں ہیں)

اور ہم یہ کہتے ہیں کہ : آسانی وسھولت کی بجائے صعوبت اورمشکل کے ساتھ بھی نہیں کرسکتے!!

ان انجیلوں میں دسیوں جگہ کا ایک دوسرے کے مخالف ہونا اورایک دوسرے سے اختلاف کرنا، اور دسیوں تاریخیوں غلطیوں اوران جھوٹی خبروں کو دیکھتے ہوئے جوآج تک پوری نہیں ہوئیں فریڈک گرانٹ نے یہ فیصلہ کیا کہ : (عہد جدید ایک غیر متجانس کتاب ہے، اس لیے کہ یہ بہت سے اختلافات کا مجموعہ ہے اوراس کے اول سے لیکر آخر تک کوئی ایک نظریہ پر مشتمل نہیں بلکہ کئی ایک مختلف نظریات کی حامل ہے)

اورامریکی دائرہ معارف کا کہنا ہے کہ :

(تین متشابہ انجیلوں اورچوتھی انجیل کے مابین کئی ایک ناحیوں سے تناقضات کی بنا پر بہت اہم اورانتہائی مشکل یہ ہے ان میں بہت عظیم اختلاف پایا جاتا ہے، حتی کہ یہ اختلاف اس درجہ تک ہے کہ اگرمتاشبہ انجیلوں کو موثوق اور معتبر ذرائع سے صحیح شمار کرلیا جائے تواس بنا پر یہ لازم آتا ہے کہ انجیل یوحنا صحیح نہیں).

یہ اس اعتبار سے کہ ان انجیلوں میں انجیل یوحنا ہی ایسی انجیل ہے جو عقیدہ تثلیث کوبہت شدت سے ثابت کرتی ہے، بلکہ وہ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ انجیل تالیف ہی اسی عقیدہ کی بنا پر کی گئی ہے. جس عقیدہ سے دوسری انجیلیں خالی ہیں، اوراس کے بارہ میں لوگوں کا اختلاف قطعی ہے !!

اور کیتھولک گرجا جو کہ الہامی عقیدہ پر بہت شدت سے عمل پیرا ہے کہ کتاب مقدس کی اصل الہام ہے، اس نے بھی ویٹیگن کے مجمع (اکیڈمی) میں سن (1869-1870) میلادي میں اس پر مہر تصدیق ثبت کی اور پھر ایک صدي کے بعد یہی حقائق سامنے آئے کہ اس کا اعتراف کرلیا جائے اور ویٹیگن میں ہی دوسري مسکونی مجمع (مجمع اس تالیف کو کہتے ہیں جسے نصاري نے دینی امور کے لئے منظور کیا ہو) جو کہ (1962-1965) میں ہوئی یہ اعتراف کیا گیا کہ :

یہ کتابیں بہت سی غلط اشیاء اور کچھ باطل پر بنی ہیں، جیسا کہ فرانسیسی ریسرچ کرنے والے ڈاکٹر مورس بوکائی جو کہ بعد میں مسلمان ہو گئے تھے نے بیان کیا ہے.

پھر یہ بات بھی ہے کہ جس کسی نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کسی ایک معجزہ اوران کے حالات اور سیرت جو کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صداقت پر دلالت کرتی ہے کو جھٹلایا وہ ان انجیلوں کے لکھنے والوں جو کہ مزعوم رسول مانے جاتے ہیں کے معجزوں کو کیسے ثابت کر سکتا ہے یا پھر انہیں ان کے دعوی الہام میں کیسے مدلل مان سکتا ہے ؟ !

ان کے گمان کے مطابق کتاب مقدس کی گواہی کی دلیل سے الہام کا دعوي اوراس میں جو کچھ ان کے معجزات کا ذکر ہے وہ سچا ہے، اور کتاب مقدس اوراس میں جو کچھ ہے وہ سچ ہے کیونکہ یہ الہام ہے !!

تواس طرح ان کا استدلال باطل کی جانب جا کر ختم ہوجاتا ہے، جیسا کہ ریس سے اپنے دائرہ معارف میں بعض محققین سے ذکر کیا ہے : لھذا کتاب مقدس صحیح ہے اس لیے کہ یہ الہام ہے اوران کا الہام سچا ہے کیونکہ کتاب مقدس اس کی گواہی دیتی ہے !!

اور جس نے قرآن مجید جو کہ تواتر کے ساتھ منقول اور زمین کے مشرق ومغرب میں پھیلا ہوا ہے اور نسل در نسل چل رہا ہے اور کتابت اور حفظ کے اعتبار سے محفوظ ہے اس کا کوئی ایک نسخہ بھی مختلف نہیں اور نہ ہی اس میں کوئی تعارض پایا جاتا ہے. جس نے بھی اسے جھٹلایا وہ اس انجیل کو کیسے ثابت کر سکتا ہے. جس پر وہ اعتماد کرتا پھرتا ہے ؟ جس کا وفات مسیح سے دو صدي قبل صرف اشارہ ہی ملتا ہے چہ جائیکہ وہ بعینہ موجود ہو، جیسا کہ جرمنی کے نورٹن کا کہنا ہے.

پھر چوتھی صدي میں عیسائیوں پر جو مصائب اور تکالیف آئیں ان کے گرجے منہدم کردیے گئے اور کتابیں جلادي گئیں. جس کی بنا پر اس کے بعد پائی جانے والی کتابوں کی ثقاہت ختم ہوگئی، اس ظلم وستم اور چھپ جانے والی مدت میں یہ کتابیں کس کے پاس تھیں اور کب ملیں، ہم تک کیسے پہنچیں، اور کس طرح، کس طرح..... اس کے بارہ میں بہت سے سوالات ہیں جو گردش کررہے ہیں، اور برطانوي دائرۃ المعارف نے اس کی تعبیر کچھ اس طرح کی ہے :

(چاروں انجیلوں کی قانونی حیثیت حاصل ہونے کے بارہ میں ہمارے پاس کوئی یقینی معلومات اور معرفت نہیں ہیں اور نہ ہی اس جگہ کے متعلق کوئی معلومات ہیں جہاں یہ فیصلہ ہوا)

اوراس مترجم کے متعلق معلومات کی جہالت جس نے اسے اصلی زبان سے اس زبان میں ترجمہ کیا اس کے علم اور دین کے متعلق کیا معلومات ہیں اور کیا وہ اس کا اہل بھی تھا کہ نہیں آیا اس کا علم اوردین اس کام کے لئے کافی تھا اور ہم اس کی تاکید کیسے کریں کہ اس نے جو کچھ نقل کیا ہے کیا وہ واقعی صحیح ہے ، یہ سب کچھ ایک اور رنگ ہے !!

(اس جواب میں ہم نے جو کچھ اجمالا بیان کیا ہے اس کی تفصیل کے لیے آپ شیخ رحمت اللہ ہندي کی کتاب اظہار الحق اور شیخ محمد حمیل غازي کی کتاب مناظرۃ بین الاسلام والنصرانیۃ اور دوسري کتابوں کا مراجعہ کریں)

اللہ تعالی ہمیں اور آپ کو صراط مستقیم کی ہدایت نصیب فرمائے.

واللہ اعلم.